قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ال عمران 74

روزنامہ

# الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعہ 27دسمبر 2019ء 29ربیع الثانی 1441 ہجری قمری جلد نمبر :1 شمارہ :13

## ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّ یُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۳۰﴾ (الانفال:30)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنادے گا اور تم سے تمہاری بُرائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

## فرمانِ رسول ﷺ

### اللہ کی راہ میں خرچ

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا۔اپنے روپوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے کنجوسی سے نہ بیٹھ جاؤ ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ جتنی طاقت ہے کھول کر خرچ کرو اللہ پر توکل کرو اللہ دیتا چلا جائے گا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

## فرمان خلیفہ وقت

### ہمسایوں سے اچھا سلوک کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’معاشرے کی سلامتی، صلح اور محبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ... فرمایا کہ ہمسایوں سے اچھا سلوک کرو۔ اور صرف رشتہ دار ہمسایوں سے اچھا سلوک نہیں کرنا کہ اس میں سوفیصد بے نفسی اور صرف اور صرف خداتعالیٰ کی رضا کے لئے حسن سلوک نظر نہیں آتا بلکہ غیر رشتہ داروں سے بھی کرنا ہے۔ یعنی رشتہ داروں سے حسن سلوک میں تو پسند اور ناپسند کا سوال آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے اس کا تو تب پتہ لگے گا کہ غیروں سے بھی حسن سلوک کرو۔ جو غیر رشتہ دار ہمسائے ہیں ان سے بھی حسن سلوک کرو۔ ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس قدر تلقین کی گئی، اس قدر تواتر سے آنحضرت ﷺ کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید اب ہمسائے ہماری وراثت میں بھی حصہ دار بن جائیں گے۔ تو ہمسائے کی یہ اہمیت، یہ احساس دلانے کے لئے ہے کہ اس کا خیال رکھنا، اس سے حسن سلوک کرنا، اس کی ضروریات کو پورا کرنا بہت اہم ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہمسائے ہیں جو گھر کی چاردیواری سے باہر قریب ترین لوگ ہیں۔ اگر یہ ایک دوسرے سے حسن سلوک نہ کریں، ایک دوسرے کے لئے تکلیف کا باعث بنیں، تو جس گلی میں یہ گھر ہوں گے جہاں حسن سلوک نہیں ہو رہا ہو گا تووہ گلی ہی فساد کی جڑ بن جائے گی۔ اس گلی میں پھر سلامتی کی خوشبو نہیں پھیل سکتی۔ گھر سے باہر نکلتے ہی سب سے زیادہ آمنا سامنا ہمسایوں سے ہوتا ہے۔ ان کو اگر دل کی گہرائیوں سے سلامتی کا پیغام پہنچائیں گے تو وہ بھی آپ کے لئے سلامتی بن جائیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ یکم جون 2007ء)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

### آسمانی نشانوں کا زمانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت اُن کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجاہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں لطائف اور دقائق کلام ربّانی کھل رہے ہیں نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالیٰ نئے سرے جلوہ دکھا رہا ہے جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے اور جس میں سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرّہ حبّ، اللہ اور رسول کریم کی ہے وہ اُٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہووے جس کی بنیادی اینٹ اُس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے ۔ اور یہ کہنا کہ اب وحی ولایت کی راہ مسدود ہے اور نشان ظاہر نہیں ہو سکتے اور دُعائیں قبول نہیں ہوتیں یہ ہلاکت کی راہ ہے۔ نہ سلامتی کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل کو ردّ مت کرو اُٹھو آزماؤ اور پرکھو پھر اگر یہ پاؤ کہ معمولی سمجھ اور معمولی عقل اور معمولی باتوں کا انسان ہے تو قبول نہ کرو لیکن اگرکرشمہ قدرت دیکھو اور اُسی ہاتھ کی چمک پاؤ جو مؤیدانِ حق اورمکلمانِ الٰہی میں ظاہر ہوتا رہا ہے تو قبول کرلو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بڑا احسان یہی ہے کہ وہ اسلام کو مردہ مذہب رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمیشہ یقین اور معرفت اور الزام خصم کے طریقوں کو کھلا رکھنا چاہتا ہے ۔ بھلا تم آپ ہی سوچو کہ اگر کوئی وحی نبوت کا منکر ہو اور یہ کہے کہ ایسا خیال تمہارا سراسر وہم ہے تو اس کے منہ بند کرنے والی بجز اس کے نمونہ دکھلانے کے اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے؟ کیا یہ خوشخبری ہے یا بد خبری کہ آسمانی برکتیں صرف چند سال اسلام میں رہیں اور پھر وہ خشک اور مردہ مذہب ہوگیا ؟ اور کیا ایک سچے مذہب کے لئے یہی علامتیں ہونی چاہئیں!!!

غرض صحیح تفسیر کے لئے یہ معیار ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ سیّد صاحب کی تفسیر ان ساتوں معیاروں سے اپنے اکثر مقامات میں محروم و بے نصیب ہے۔ اور اسوقت اس سے تعرض کرنا ہمارا مقصود نہیں‘‘

(برکات الدعاء،روحانی خزائن جلد 6 ص 24،25)

دربارِ خلافت

# چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال وقف جدید میں بھی باقی چندوں کی طرح اضافہ ہو رہا ہے۔

جوں جوں اللہ تعالیٰ کام میں وسعت دے رہا ہے جتنا جتنا کام پھیل رہا ہے اخراجات بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ وسائل بھی مہیا فرما رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جماعت کے بڑی تیزی سے ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں اور اس لحاظ سے ضروریات بھی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں... اللہ تعالیٰ فضل فرما رہا ہے ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ لیکن ہمیں اس طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم بھی ان مالی قربانیوں میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت پر بھی انفرادی طور پر بہت فضل ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ کی طرح اپنی قربانیوں کی طرف بھی خاص توجہ رکھیں تاکہ جو کمزور جماعتیں ہیں ہم ان کی مدد کر سکیں۔ ہندوستان کی نئی جماعتیں بھی ہیں اور افریقہ کی جماعتیں بھی ہیں جو بہت معمولی مالی وسعت رکھتی ہیں۔ گو کہ قربانی کی کوشش کرتی ہیں لیکن جتنی بھی ان کی وسعت ہے اس کے لحاظ سے، اپنے حالات کے لحاظ سے۔تو ان کی مدد کرنے کے لئے، تربیت وتبلیغ کے لئے، ان کی قربانیوں میں جو کمی رہ گئی ہے، اس کو پورا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے... خدمت دین اور دین کی مدد کے جذبے کے تحت ہمیشہ قدم آگے بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں کو حاصل کرنے والا بتایا ہے...اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات اور دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کا جو اجر ہے وہ میرے پاس ہے اور جس کو میں نے اجر دینا ہے اس کو اس بات کا خوف بھی نہیں ہونا چاہئے کہ چندے دے کر ہمارا کیا بنے گا، ہماری اور مالی ضروریات ہیں۔ یہ خیال بھی تمہیں کبھی نہیں آنا چاہئے کہ مالی قربانیوں سے تمہارے مالوں میں کچھ کمی ہوگی... ہمیشہ ہر احمدی کو مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔پس اللہ تعالیٰ سے محبت اور رسولؐ سے محبت کا تقاضا ہے کہ قربانی میں ہمارے قدم ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں۔اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں ہم شامل ہوئے ہیں تو اس محبت اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ اصلاح اور تربیت کے لئے جب مالی قربانی کی ضرورت پڑے تو ہر احمدی ہمیشہ اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے قربانی میں آگے سے آگے بڑھتا رہے... جس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے اُس وقت محسوس کیا تھا کہ تربیت کی بہت ضرورت ہے، آج کل بھی کافی تعداد کے لئے اور جو نومبائعین آ رہے ہیں ان کے لئے جس وسیع پیمانے پر ہمیں منصوبہ بندی کرنی چاہئے وہ ہم نہیں کر سکتے۔ اس میں بہت سی وجوہات ہیں اور ایک بڑی وجہ مالی وسائل کی کمی بھی ہے۔ گو کہ ہم جتنا کام پھیلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کام پورا کرتا ہے۔ لیکن جب وہاں تک پہنچتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ اس سے زیادہ بھی کر سکتے تھے۔ اگر ہر جگہ معلم بٹھائیں اور بہت سارے افریقین ممالک ہیں، ہندوستان کی بعض جماعتیں ہیں، جہاں بجلی کا انتظام نہیں ہے وہاں بجلی کا انتظام کرکے ایم ٹی اے مہیا کریں جو ایک تربیت کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اسی طرح کی اور منصوبہ بندی کریں تو اس کے لئے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے... اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ضرورتیں پوری کرتا رہے گالیکن ہر احمدی ہمیشہ یاد رکھے کہ وہ اللہ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اس کی خاطر مالی قربانیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہے ۔‘‘

(خطبہ جمعہ 12 جنوری 2007ء)

# آبادی مرکز اور جشن بہاراں

میرے اللہ! مرے آقا کی حفاظت کرنا
اور مبارک یہ قصر خلافت کرنا
لمحہ لمحہ وہاں تائید و حمایت کرنا
خود نئی شان سے اس دیں کی اشاعت کرنا

سیدی! آپ کے مسکن سے ہے وابستہ سکوں
وہ سکوں جس کو ہے انتھک حرکت میں ہی قرار
چل گیا چل گیا ہاں تیری محبت کا فسوں
کھل گیا حسن کا، احساں کا، عطا کا دربار

آپ ہیں جانِ چمن، آپ ہی ہیں شانِ چمن
آپ نے ہاتھ سے سینچے ہیں نہالانِ چمن
آپ کی فصلیں یہ پاتی ہیں نمو آپ سے ہی
آج عرفان کے ہیں جام و صبو آپ سے ہی

ترے ہونے سے ہی فصلوں پہ نکھار آتا ہے
آج اس باغ کے ہر پھول پہ پیار آتا ہے

اے خدا اس کو وہی مرکزِ توحید بنا
جس کو ہر آن پہنچتی رہے کعبہ کی دعا
یہی مرکز رہے کعبہ کے مقصد کا سفیر
اور اس کے لئے ملتے رہیں سلطانِ نصیر

آج سے سولہ برس پہلے تھا ایسا ہی نکھار
آمدِ دوست کی خاطر جو تھی جوبن پہ بہار
آج بھی چاروں طرف دیکھئے مہکے ہیں گلاب
آج بھی دید ہے ہم سب کو وہی کارِ ثواب
آج جب مژدۂ نو لائی ہے پھر بادِ بہار
پھر سے جذبوں نے کیا دل کو سپردِ اشعار

سیدی! آپ کے آنگن میں صدا پھول کھلیں
پھول ایسے کہ خزاں بھی ہو گریزاں جن سے
سال بھر ہوتا رہے جشنِ بہاراں جن سے
امن کی گود میں ہر ایک بشر آجائے
دشتِ ظلمت پہ بہت جلد سحر آجائے
قومِ یوسف کو بھی یوسف کی خبر آجائے
روزِ روشن کی طرح حُسن نظر آجائے

(فاروق محمود۔لندن)

عابد وحید خان۔لندن

# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے مربیان امریکہ وکینیڈا کی میٹنگز اور پُر حکمت راہنمائی

مورخہ 21اگست2016ء کوامریکہ سے تعلق رکھنے والے نوجوان مربیان پر مشتمل ایک وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ یہ تمام مربیان جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل تھے اور اُنہیں ہدایت تھی کہ وہ اِس سال جلسہ سالانہ یُوکے کے لئے آئیں۔

میٹنگ کے دوران میں نے دیکھا کہ حضور انور مربیان سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ حضور انور نے انہیں ایک گھنٹہ سے زائد وقت دیاتاکہ جو بھی سوالات ان کے ذہنوں میں ہیں ، کوئی بھی مسئلے ہیں یا کوئی بھی پریشانی اُنہیں لاحق ہے وہ اس بارہ میں حضور سے کھل کے بات کر سکیں۔ حضور انور نے ان کی رہنمائی فرمائی اور انہیں ہدایات سے نوازا کہ انہیں کس طرح اپنے کاموں کو سرانجام دینا چاہئے۔

صلوٰۃ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ کو چاہئے کہ تمام افرادِ جماعت کو تلقین کریں کہ وہ نمازِ فجر مسجد میں ادا کریں۔ خاص طور پر اُن افراد کو جو مسجد کے قریب رہتے ہیں۔ آپ کو دیکھنا چاہئے کہ کن افراد کے پاس گاڑیوں میں جگہ ہے اور اُن میں سے کون دوسروں کو نماز پر لے جا سکتے ہیں۔

ایک اور مربی سلسلہ کو حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی بھی شخص نماز فجر کے لئے مسجد میں نہیں آتا پھر بھی آپ مسجد جائیں اور مسجد کے دروازے کھولیں اور اپنی نماز مسجد میں ہی ادا کریں۔آپ کولازماً دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔

حضورانور نے اس بات کی اہمیت بھی واضح فرمائی کہ آفس سے باہر جماعتی کاموں کے علاوہ نہ جائیں۔مربیان کو دن بھر اپنے آفس میں ہی رہنا چاہئے۔حضور انور نے فرمایاکہ یہ بات مقامی احمدیوں کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے کہ وہ اپنے مربیان سے کسی وقت بھی مل سکیں۔

مربیان کو عمومی ہدایات سے نوازتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ کو کم از کم تین ماہ قبل اپنے کاموں کو حتمی شکل دینی چاہئے اور اُن جماعتوں کو بار بار نوٹس دینا چاہئے جن کا آپ نے وزٹ کرنا ہے تاکہ وہ بھی صحیح منصوبہ بندی کے ساتھ تقریبات کی تیّاری کر سکیں جس کا بالآخر انہی کو فائدہ ہوگا ۔ آپ کو اس لئے جماعتوں میں نہیں بھیجا جاتا کہ آپ مقامی جماعتوں میں بتائے بغیر جائزہ لینے کے لئے جائیں بلکہ آپ کو اُن کی تربیت کے لئے ، اُن کی رہنمائی کے لئے اور اُن کی مدد کے لئے وہاں بھیجا جاتا ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا: مربی ہونے کی حیثیت سے آپ کو کبھی بھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے برعکس اگر آپ کے پاس وقت ہے تو اُسے کسی تعمیری کام کے لئے صرف کرنا چاہئے ، کچھ پڑھیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں۔ بالخصوص حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر پڑھیں اور پھر دوبارہ پڑھیں اورباقاعدگی سے The Essence of Islam کا مطالعہ کریں۔ ذاتی مطالعہ کے بغیر آپ وہ باتیں بھی بھول جائیں گے جو آپ کو پہلے سے ہی پتہ ہیں۔ جو بھی یہ سمجھتا ہے کہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ عالم ہو چکا ہے وہ غلطی پر ہے۔

ایک مربی نے حضور انور سے عرض کی کہ جامعہ احمدیہ برطانیہ کے طلباء اور فارغ التحصیل مربیان کا حضور انور سے ایک خاص تعلق ہے اور انہوں نے دوسرے ممالک سے فارغ التحصیل مربیان کی نسبت حضور انور سے زیادہ اور باقاعدگی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:اس کمرے میں بھی بعض جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل مربیان بیٹھے ہیں جن سے میرا خاص تعلق ہے۔آپ میں سے بعض باقاعدگی سے مجھے ذاتی طور پر لکھتے ہیں مگر آپ میں سے بعض بے قاعدہ ہیں۔

میٹنگ جاری رہی اور ایک موقع پر حضور انور نے نہایت خوبصورت انداز میں فرمایا:خواہ آپ کا میرے سے کوئی ذاتی تعلق ہو یا نہ ہو ، آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ میں آپ میں سے ہر ایک کے لئے دعا کرتا ہوں۔

## مربیان کینیڈاسے میٹنگ

اسی روز سہ پہر جامعہ احمدیہ کینیڈاسے2016ء میں فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کی حضور انور کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی۔ یہ مربیان حضور انور کی ہدایت پر افریقہ جانے والے تھے تاکہ وہ وہاں کی مقامی جماعتوں میں جائیں اور چند ہفتوں کے لئے تربیت حاصل کر سکیں۔

حضور انور نے مجموعی طور پر مربیان کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: آج کی اس میٹنگ کا بنیادی مقصد آپ سے آشنائی حاصل کرنا ہے۔ لیکن چونکہ آپ عنقریب افریقہ جانے والے ہیں اس لئے میں آپ کو بعض نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھیں، اگر آپ افریقہ کے لوگوں سے پیار محبت سے پیش آئیں گے اور اُن سے اچھا سلوک کریں گے تو وہ آپ کی خاطر مرنے کے لئے بھی تیار ہوں گے۔لیکن اگر آپ کسی قسم کی افسری دکھائیں گے تو وہ آپ کا ساتھ نہیں دیں گے اور وہ غصّہ میں آ جائیں گے۔

حضور انور نے مزید فرمایا:جب آپ دُور افتادہ دیہات میں جائیں تو treated پانی پینے کی کوشش کریں یا کم از کم اس بات کی پوری طرح تسلّی کر لیں کہ جو پانی آپ پی رہے ہیں وہ اُبلا ہوا ہو۔ اس کے علاوہ آپ کو مقامی کھانا کھانا چاہئے اور مقامی لوگوں اور جماعتوں سے ملناجلناچاہئے۔

حضور انور نے اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: افریقہ میں رہن سہن کا معیار اب بہت بہتر ہو چکا ہے۔ لیکن جب میں وہاں تھا تو کبھی کبھی مجھے باہر بھی سونا پڑتا تھا۔اس لئے اگر موقع ملے تو آپ کو بھی کم از کم ایک دفعہ باہر سونا چاہئے۔

حضور انور نے اس میٹنگ کو اِن الفاظ کے ساتھ ختم فرمایا:افریقہ کے لوگ آپ کو دیکھیں گے اور آپ کے نمونے پر چلیں گے۔ پس اگر آپ فجر کے وقت سوتے رہیں گے تو وہ یہ گمان کریں گے کہ فجر کے وقت سوناسب لوگوں کے لئے جائز ہے۔ آپ اب مربی ہیں ۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر قدم اور ہرکام کو دیکھ رہا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

## پُر حکمت رہنمائی

اسی روزشام کو مجھے حضور انور سے ملاقات کرنے کا شرف ملا اور میں نے حضور انور کو بتایا کہ برطانیہ کے ایک معروف انتہاپسند مسلمان عالم کو دہشتگرد کارروائیوں کی وجہ سے سزا سنائی گئی ہے۔اور میڈیا والے مسلسل ہمارے ساتھ رابطے میں تھے اور وہ پوچھ رہے تھے کہ کیا ہم اس پر خوش اور مطمئن ہیں کہ اُسے سزا سنائی گئی ہے؟ مجھے یقین تھا کہ حضور انور مجھے کہیں گے کہ ہم خوش ہیں کیونکہ وہ دہشتگرد تھا۔ لیکن حضور انور کا جواب اس سے مختلف تھا اور میں بھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ حضور اتنا خوبصورت جواب دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اس پر کبھی بھی خوش نہیں ہو سکتے کیونکہ اس کی سزا کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان نے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے اور اُس نے نفرت اور دہشتگردی پھیلائی ہے اور اُس نے یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا ہے۔پھر ہم آج کس طرح خوش ہو سکتے ہیں؟ ہم اس خبر سے کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں؟

حضور انور نے مزید فرمایا:یقیناً یہ بات اچھی ہے کہ اُسے اب قانون کی گرفت میں لایا گیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ دوسرے انتہا پسند لوگوں کے لئے بھی ایک تنبیہ ہو گی اور اُن لوگوں کے لئے بھی جو انتہا پسندی کی طرف مائل ہیں ۔ لیکن پھر بھی ہم کبھی خوش نہیں ہو سکتے کہ اسلام کے پاکیزہ نام کو ایک بار پھر بدنام کیا گیا۔ ہم کبھی خوش نہیں ہو سکتے کہ یہ شخص نفرتیں پھیلاتا تھا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی تشدد کی طرف انگیخت کرتا تھا۔

(بشکریہ اسماعیل میگزین اکتوبر تا دسمبر 2017ء)

*****

غلام مصباح بلوچ۔ کینیڈا

# حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی
# حضرت حاجی میراں بخش رضی اللہ عنہ

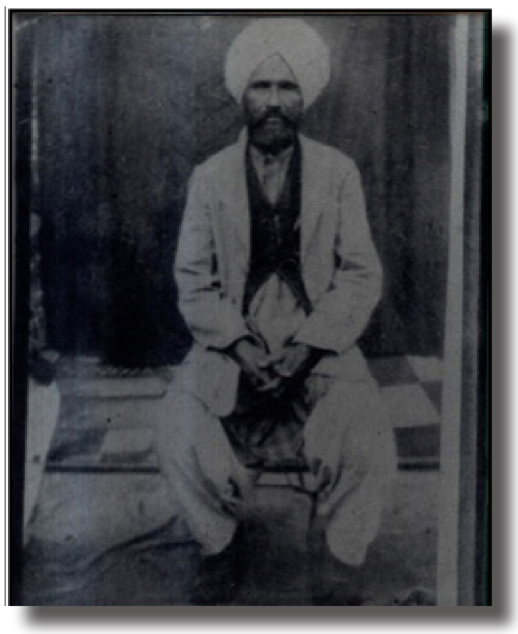

حضرت حاجی میراں بخش رضی اللہ عنہ ولد مکرم میاں محمد بخش قوم شیخ انبالہ کے رہنے والے تھے اور چمڑے کے کاروبار سے وابستہ تھے۔ آپؓ نے 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی توفیق پائی اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوگئے۔ قبول احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ بیان کرتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے متعلق خاکسار نے ڈاکٹر بشارت احمد سے سنا جو اغلباً 1904ء میں انبالہ شہر سول ہسپتال میں ڈاکٹر تھے۔ چونکہ انبالہ شہر میں مولویوں نے بہت سی غلط افواہیں اڑا رکھی تھیں۔ جن میں ایک یہ بھی تھی کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب مرض جذام میں مبتلا ہیں۔ نیز وہاں ملاقات کرنے والے سے پہلے سب حالات معمول کر لئے جاتے ہیں۔ اور مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پردہ میں بیٹھ کر سن لیتے ہیں۔ اس لئے میں نے قادیان جا کر سب حالات دیکھنے کا ارادہ کر لیا اور 1905ء کی گرمیوں میں قادیان پہنچا اور جانے سے پہلے میں یہ مان چکا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔

خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات کے لئے مسجد مبارک میں پہنچایا گیا۔ مسجد مبارک اس وقت اتنی چھوٹی تھی کہ ایک سطر میں بمشکل چار پانچ آدمی کھڑے ہو سکتے تھے، میں اندرون مکان سے جو راستہ کھڑکی کے ذریعہ مسجد میں ہے۔ کھڑا ہو گیا اور جیسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ مصافحہ کیا۔ آپ کے دست مبارک نہایت نورانی پائے اور مولویوں کی کہانیاں باطل ہوئیں اور بیعت کرلی۔

حضرت مولوی عبدالکریمؓ صاحب نے نماز ظہر پڑھائی اور بعد نماز کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھوڑی دیر مسجد میں تشریف فرما رہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل چونکہ طاعون کا زور ہے۔ باہر سے مہمان آتے ہیں محتاط رہنا چاہئے تا کہ فتنہ کا باعث نہ ہو۔ غالباً مطلب یہی تھا کہ مہمانوں میں سے کوئی بیمار نہ ہو جائے۔ جب حضور علیہ السلام تشریف لے گئے تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے حضور کے پاؤں نہیں دیکھے۔ سو نماز عصر کے وقت حضور کے پاؤں بھی دیکھے۔ بالکل صاف و پاک تھے۔ خاکسار قادیان سے واپس امرتسر چلا آیا۔ جلد آنے کی وجہ طاعون کی بیماری کا زور تھا اور ساتھ ہی حضور نے جو کلمات فرمائے کہ کہیں کوئی بیمار نہ ہو جائے۔ میں ڈر گیا۔ امرتسر ایک شب ٹھہرا۔ وہاں سے ایک احمدی صاحب شمس الدین پہلوان نامی اسی شب امرتسر آئے اور ملے۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ حضورؑ نے خاکسار کو ان الفاظ سے یاد فرمایا کہ وہ جو انبالہ سے مہمان آئے تھے وہ کہاں چلے گئے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر 12 صفحہ 286،287)

اپنی روایات میں آپ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ میں چونکہ چمڑے کا کاروبار کرتا تھا اس لیے میں نے سوچا کہ حضور علیہ السلام کے لیے جوتے بنوا کر قادیان جاؤں اور حضورؑ کو پیش کروں۔ قادیان پہنچنے پر جوڑا حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جوڑا خوب کھلا آیا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گزشتہ سال کسی نے جوڑا بنا کر دیا جو نہایت تنگ اور تکلیف دہ تھا۔ اس واقعہ کے بعد خاکسار ایک یا دو مرتبہ قادیان گیا اور شرف ملاقات حاصل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپؓ خلافت کے ساتھ وابستہ رہے اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ اخلاص و وفا میں ترقی کرتے چلے گئے۔ انبالہ میں آپؓ کے حصہ میں یہ بھی سعادت آئی کہ آپ نے احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لیے سارے اخراجات اپنی جیب سے ادا کیے اور 1933ء میں انبالہ میں جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ۔

(الفضل 8۔اگست 1933ء، اخبار فاروق 14۔اگست 1933ء)

آپؓ نیک طینت اور خوش اخلاق انسان تھے۔1912ء میں آپؓ نے فریضہ حج کی سعادت حاصل کی۔ آپؓ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں، آپؓ کا نام ”مرحومین مشرقی پنجاب“ کے تحت درج ہے۔ آپ نے احمدیت کی خاطر کئی صعوبتیں برداشت کیں لیکن معاندین نے اس پر بس نہ کرتے ہوئے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور 13۔اگست 1940ء کی رات کو آپؓ کے گھر میں گھس کر آپ کو اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو شہید کر دیا ۔

آپؓ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا بشارت احمد عمر چھ سال اور ایک لڑکی عمر 10 ماہ چھوڑی ، لڑکی تو تھوڑے عرصہ بعد ہی فوت ہوگئی لیکن بیٹا بفضلہ تعالیٰ قادیان میں پروان چڑھا، بشارت احمد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں اور ٹورانٹو کینیڈا میں اپنے بیٹوں کے پاس مقیم ہیں۔

## آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ کی فدائیت

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ابتدائے اسلام میں مکہ میں نماز کی ادائیگی اور تلاوت قرآن سے جبراً روکا گیا تو ان ظالمانہ پابندیوں کی بناء پر آپ نے مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا اور رئیس مکہ ابن الدغنہ کی طرف سے پناہ ملنے پر آپؓ نے ہجرت کا ارادہ اس عہد پر چھوڑا کہ یہ مکہ کے لوگ عبادت میں حائل نہ ہوں گے۔ آپؓ نے اپنے گھر میں ہی مسجد بنالی اور وہیں قرآن شریف پڑھا کرتے اور پڑھتے پڑھتے آپ رو پڑتے اور آپ پر رِقّت طاری ہو جاتی۔ اِرد گرد کی خواتین بھی متاثر ہونے لگیں۔ جس پر رؤسا مکہ نے ابن الدغنہ سے شکایت کی۔

ابن الدغنہ نے اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فوری طور پر رابطہ کیا اور کہا کہ آپ یہ طریق چھوڑ دیں کیونکہ رؤسا کو خدشہ ہے کہ آپ کے اس طریق سے محلہ کی ساری خواتین مسلمان ہو جائیں گی۔ اس لئے آپ اندر بیٹھ کر قرآن کریم پڑھا کریں وگرنہ مجھے اپنی حفاظت واپس لینا پڑے گی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کئے گئے عہد اور ان سے نہایت کامل وفا سے فرمایا اے ابن الدغنہ! آپ اپنی حفاظت واپس لے لیں۔ میرے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کی حفاظت کافی ہے۔ میں تو عبادت بھی بجالاؤں گا اور اللہ کی پیاری کتاب قرآن کریم کی تلاوت بھی کروں گا۔

چنانچہ ابن الدغنہ کی طرف سے اپنی حفاظت واپس لینے کے اعلان کے بعد آپ نے تا ہجرتِ مدینہ، مکہ میں ہی قیام فرمایا اور مشرکین کی مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ہجرت مدینہ میں آنحضور ﷺ کے پہلو بہ پہلو ساتھ رہے اور ہر مشکل گھڑی میں آنحضور ﷺ کا ساتھ دیا۔ حتیٰ کہ مدینہ کے قیام کے دوران ایک غزوہ جس میں آپ کا ایک بیٹا اسلام کے خلاف نبردآزما تھا کے بعد بیٹے عبداللہ نے اپنے باپ حضرت ابو بکرؓ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے ابا! اس جنگ میں میں نے آپ کو ایک جگہ دیکھ لیا تھا۔ دل کرتا تھا کہ میں آپ کو قتل کردوں مگر پدری محبت آڑے آ گئی۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور پورے جذبہ ایمانی کے ساتھ بیٹے کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے عبداللہ! اچھا ہوا تم مجھے نظر نہیں آئے وگرنہ میں تمہیں ضرور مارڈالتا کیونکہ تم میرے روحانی آقا و مرشد حضرت محمد مصطفی ﷺ کے خلاف میدان جنگ میں نکلے تھے۔ اللہ اللہ یہ تھی فدائیت اور وفا جو اس بزرگ ساتھی نے ایک طرف اپنے خالق سے اور دوسری طرف خالق کے سب سے پیارے وجود حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ساتھ عمر کے آخری حصہ تک نبھائی۔

صدق کو پایا جب اصحاب رسول اللہ نے
اس پہ مال و جان و تن بڑھ بڑھ کے کرتے تھے نثار

(تاریخ الخمیس جلد اول ص320,319)

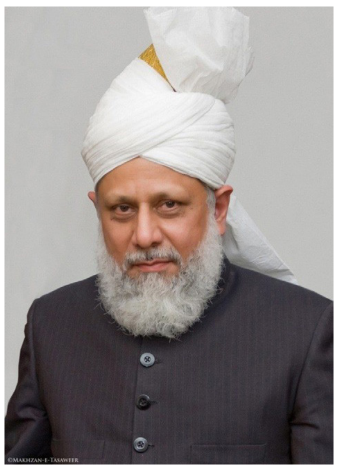

## سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کینیڈا 2019ء کے موقع پر

## حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہرلحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔میں اس موقعہ پر آپ کو چندضروری نصائح کرناچاہتاہوں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس زمانہ میں خلافتِ احمدیہ کا قیام فرمایاہے۔آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس سے وابستہ ہیں اور اس کی برکات سے متمتع ہورہی ہیں ۔اس عظیم الشان نعمت پر خداتعالیٰ کا شکراداکرتی رہیں۔ہمیشہ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں ۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ خلیفۂ وقت کی نصائح کو باقاعدگی سے سناکریں اور ان پر عمل کی کوشش کریں ۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہرجگہ ایم ٹی اے کی سہولت موجود ہے ۔ لجنہ اماء اللہ کی ہرممبر کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ دے اور باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھیں۔ کم ازکم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میراخطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگرپروگرام ضروردیکھیں ۔اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ان کے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضروردیکھیں ۔

اسی طرح عورتوں کی اہم ترین ذمہ داری تربیت اولاد ہے ۔ مثلاًانہیں نمازوں کا پابند بنانا، تلاوت کی عادت ڈالنا ، انٹرنیٹ اوردیگربرائیوں سے بچانا، خلافت سے وابستگی کا درس دینا،ان کے اندرخدمتِ دین کا شوق پیداکرنا، بچیوں کو پردے اور حیادارلباس کا پابندبنانا ۔یہ تمام باتیں تربیتی نقطۂ نظرسے نہایت اہم ہیں جن کے لیے عملی اقدام اٹھانا آپ میں سے ہرایک کی اولین ذمہ داری ہے۔آنحضورصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے کہ بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(سنن ابن ماجہ ،ابواب الادب)

ایک اور روایت ہے ،حضرت عبدالرحمان بن عوف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ جس عورت نے پانچو ں وقت کی نماز پڑھی اوررمضان کے روزے رکھے اوراپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہامانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہوجائے۔(مسند احمد بن حنبل)

حضرت اماں جان رضی اللہ عنھا نمازوں کی بڑی پابند تھیں ۔آپ اپنے اردگرد دوسروں کو بھی نمازپڑھنے کی نصیحت کرتیں۔ ایک خاتون کہتی ہیں کہ میں اپنی بچی کی پیدائش کے بعد حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی ۔اوربھی خواتین موجود تھیں۔نمازکے وقت آپ نمازپڑھنے تشریف لے گئیں۔ واپس آکر ہم سے نمازکاپوچھا توہم نے کہا بچے نے پاخانہ وغیرہ کیاہوگا۔آپ نے فرمایا بچوں کے بہانے نمازضائع نہ کیاکرو۔ بچے خداکاانعام ہوتے ہیں ۔ کبھی خداکی عبادت سے غافل نہ ہو۔جس طرح بچے کی خاطر تم نمازیں چھوڑ رہی ہو وہ بڑاہوکرتمہارے لئے زحمت بن جائے گا۔لڑکاہے تو بری صحبت میں پڑ جائے گا لڑکی ہوتو معاشرہ سے متاثرہوکر گھرسے بغاوت کرنے والی بن جائے گی۔

یادرکھیں کہ بہترین ذریعہ تربیت کا نماز ہے۔نماز عبادت کا مغز اور بہترین وظیفہ ہے ۔پس اگرآپ کی اولاد کو نمازوں کی عادت پڑگئی تویہ برائیوں میں نہیں پڑیں گے ۔

پھر عورتوں کو اسلام نے پردہ کرنے کی تعلیم دی ہے ۔عورت کی حیااس کا حیادار لباس ہے۔عورت کا تقدس اس کے مردوں سے بلاوجہ کے میل جول سے بچنے میں ہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگرکسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اِس زمانہ میں ضرورہونی چاہیے تھی کیونکہ کل جُگ ہے اور زمین پر بدی اور فسق وفجور اور شراب خوری کا زورہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں۔ اور خداتعالیٰ کے احکام کی دلوں میں سے عظمت اٹھ گئی ہے ۔زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں ۔ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھو ڑ دیاجائے۔ (لیکچر لاہور۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 174)

پس پردہ کی خود بھی پابندی کریں اوراپنی بچیوں کے پردے اورحیادارلباس کا بھی خیال رکھیں تاکہ آپ معاشرتی برائیوں سے محفوظ رہ سکیں اوراپنے ماحول میں احمدیت کی تعلیم کا عمدہ نمونہ پیش کرسکیں ۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہرایک خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنے والی ہو۔ اپنے خاونداور بچوں کے حقوق اداکرنے والی اور ان کی صحیح تربیت کرنے والی ہو۔ان کو نیک ماحول میں پروان چڑھانے والی ہواور اس طرح ابدی جنتوں کی وارث ٹھہرے۔آمین

والسلام
خاکسار
(دستخط) مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

# سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ کینیڈا 2019ء

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے مورخہ 28 ستمبر 2019ء بروز ہفتہ،لجنہ اماء اللہ کینیڈا کو اپنا مرکزی سالانہ اجتماع بخیر و خوبی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

اس سال اجتماع کا موضوع 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ' تھا۔ مرکزی اجتماع سے قبل دوران سال لوکل اجتماعات بھی اِسی موضوع کے مطابق منعقد ہوئے۔ اجتماع کی کارروائی مسجد بیت الاسلام کے احاطے میں واقع 'ایوان طاہر' میں ہوئی۔ کچھ مقابلہ جات اور پروگرام مسجد کے مختلف حصوں میں بھی منعقد کیے گئے۔5500ممبرات اجتماع سے مستفیض ہوئیں۔الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ محترمہ صاحبزادی سیّدہ امتہ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجتماع کی صدارت کی۔

لجنہ کینیڈا کی تاریخ میں یہ پہلا اجتماع تھا جس میں لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی۔ محترمہ صاحبزادی سیدہ امتہ الجمیل بیگم صاحبہ نے اس موقع پر لوا کشائی فرمائی اوردعا کروائی۔

## اجتماع کے پروگرام کا پہلا حصہ

اجتماع کا آغاز نو بجے صبح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد نیشنل سیکریٹری صاحبہ تعلیم نے افتتاحی ریمارکس پیش کیے۔ دورانِ اجتماع حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے لجنہ یوکے اجتماع سے خطاب فرمودہ 15ستمبر2019ء میں سے دس منٹ کا ایک ویڈیو کلپ ممبرات کو دکھایا اور سنایا گیا۔

لجنہ کینیڈا کی خوش قسمتی ہےکہ پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزکی طرف سے اِس اجتماع کے لیے ایک خصوصی پیغام موصول ہوا تھاجسےپڑھ کر سنایا گیا۔(حضور انور کا یہ بصیرت افروز پیغام اسی شمارے کی زینت ہے) اس دعائیہ خط کا انگلش ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

## حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ کا
## جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب

اسی روز حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ سے جو خطاب فرمایا وہ الحمدللہ ایم ٹی اے کی وساطت سے صبح سات بجے سنا اور دیکھا گیا۔اس کے علاوہ اس خطاب کےکچھ حصے کی ریکارڈنگ دورانِ اجتماع تمام حاضرات کو سننے کی توفیق ملی۔

## علمی مقابلہ جات

اِمسال اجتماع میں مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے: تلاوت قرآن کریم،حفظ قرآن کریم، نظم، بیت بازی، تقریر فی البدیہ اردو و انگریزی اور ریسرچ پریزنٹیشنز۔

لجنہ کینیڈا کا یہ پہلا نیشنل اجتماع تھا جس میں انگلش اور اردو تقریری مقابلوں کی بجائے مختلف ریجنل ٹیموں نے قرآنی اور سائینسی تحقیق پر مبنی کام اردو اور انگلش میں پیش کیا اور آخر میں ججز کے سوالات کے جوابات دیے۔ ریجنل ٹیموں نے مندرجہ ذیل موضوعات پر تحقیق پیش کی: 'زندگی بخش جام احمد ہے'،کیا اسلام جدت پسندی کے ساتھ

ہم آہنگ ہے، محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں کو اپنی روز مرّہ زندگی میں عملی جامہ پہنانا، سیرت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ، 'اھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ' اور معاشرے کی بہتری کے لیے ایک مسلمان عورت کا کردار۔

الحمد للہ اجتماع پر تعلیمی انعامات و اسناد کی تقسیم کی تقریب بھی منعقد ہوئی۔ گریڈ 6 کی اٹھارہ ، گریڈ 7 کی 22، گریڈ 8 کی 34، گریڈ 9 کی 31، گریڈ 10 کی 35 اور گریڈ 11 کی 28 طالبات نے انعامات و اسناد حاصل کیں۔

ہر سال نیشنل اجتماع کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کے متعلق پریزنٹیشن پیش کی جاتی ہے۔ اِس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”مسیح ہندوستان میں“ پر پریزنٹیشن پیش کی گئی جس میں قرآن مجید، حدیث اور تاریخ و طب سے وہ شواہد پیش کیے گئے جن کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب سے بچ کر کشمیر کی جانب روانہ ہوئے اورتا حیات وہیں قیام فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے۔

## اجتماع کے پروگرام کا دوسرا حصہ

نماز اور دوپہر کے کھانے کے وقفے کے بعد پروگرام کے دوسرے حصے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس سیشن میں بعض علمی مقابلہ جات کروائے گئے جس کے بعد سوال و جواب کا سیشن منعقد ہوا۔ اس سیشن میں نیشنل مجلس عاملہ کی ممبرات نے حاضرین مجلس کے سوالات کے جوابات دیے۔

## تقریب تقسیم انعامات و اسناد

پروگرام کے اِس آخری حصے میں علمی مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والی لجنات اور ٹیموں کو انعامات اور اسناد دی گئیں۔

نمازِ مغرب اور عشاء کے بعد رات کا کھانا پیش کیا گیا۔اور اس طرح یہ با برکت تقریب کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

الحمد للہ

بیت الاسلام کینیڈا

نو مبائعات کا الگ اجتماع بھی اسی روز مسجد بیت الاسلام میں منعقد ہوا۔ نومبائعات نے چند علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ ہالینڈ کے مہمانوں سے خطاب براہ راست دیکھنے کی سعادت پائی۔ الحمد للہ

عرب بہنوں کے لیے اجتماع پر ایک علیحدہ سیشن ہوا جس میں ”نظام جماعت اور خلافت کی اطاعت کی برکات“ کے موضوع پر ایک لیکچر دیا گیا۔ لیکچر کے اختتام پر سوالات کے جوابات دیے گئے۔

امسال دو روزہ اجتماع میں ماؤں کے ساتھ تین میٹنگز کا انعقاد ہوا۔ ہر پریزنٹیشن قرآن کریم ۔ حدیث ۔ خطبات جمعہ و خطابات سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روشنی میں پیش کی گئی ۔ ہر پریزینٹیشن کے بعد سوال و جواب ہوئے جس میں ماؤں نے بھی اپنے موقف اور رائے پیش کیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ 700 بہنیں اِن میٹنگز سے مستفید ہوئیں۔

دو روزہ اجتماع کے دوران مختلف النوع معلوماتی سٹالز اور نمائشیں بھی منعقد کی گئیں۔ ان میں متعدد شعبہ جات نے اپنے سٹالز اور نمائشیں لگائیں اور ممبرات کو ضروری معلومات اور لٹریچر فراہم کیا۔

ناصرات کا اجتماع بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر شروع ہو کر اتوار کی سہ پہر اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ نے تمام اجلاسات کی صدارت کی اور وقفے وقفے سے ناصرات کو آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کی اطاعت کی اہمیت اور برکات کی بابت مفید نصائح فرمائیں۔ مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن اور حفظ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ نظم اور انگلش، اردو اور فرنچ تقاریر کے مقابلہ جات بھی شامل تھے۔ پروگرام کے اختتام پر ناصرات کی تفریح کے لیے ایک Reptilian Show کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 17دسمبر2019ء)

*****

# اخبارات قوموں کی زندگی کی علامت ہیں

## دوست الفضل کو خریدیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

” چھٹا طریق ایساہے کہ جس کی طرف متوجہ کرنے کا مجھے ایک مدت سے خیال ہے لیکن ایک مجبوری کی وجہ سے اسے بیان نہیں کر سکتاتھا۔ وہ مجبوری یہ ہے کہ یہاں کے اخباروں میں سے ایک کے ساتھ میں بھی تعلق رکھتا ہوں چونکہ مجھ میں بڑی غیرت ہے اس لئے یہ بات جانتے ہوئے بھی کہ اخبارات کے ذریعہ بڑا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے میں نے اخبارات اور رسالے خریدنے کی طرف توجہ نہیں دلائی کیونکہ ایک اخبار سے مجھے بھی تعلق ہے اس کے لئے میں نےسوچا کہ اس اخبار کو کسی اور کے سپرد کردوں اور موجودہ تعلق کو ہٹا کر تحریک کروں مگر اس وجہ سے کہ ابھی تک وہ اخبار گزشتہ گھاٹے میں ہے کسی کے سپرد نہیں کر سکا۔ اب ایک اور طریق خیال میں آیا ہے اور وہ یہ کہ اس اخبار کو وقف کردوں، اس کے سرمایہ میں ایک اور صاحب کا بھی روپیہ ہے لیکن ان کی طرف سے بھی مجھے یقین ہے کہ وہ بھی اپنا روپیہ چھوڑ دیں گے۔ پس میں آج سے اس اخبار کو بلحاظ اس کے مالی نفع کے وقف کرتا ہوں۔ ہاں اگر خدانخواستہ نقصان ہوا تو اس کے پورا کرنے کی میں ان شاء اللہ کوشش کروں گا۔ ہم اس کی کمی کے پورا کرنے کی تو کوشش کریں گے لیکن جو نفع ہوگا اسے نہ میں لوں گا اور نہ وہ بلکہ اشاعتِ اسلام میں خرچ کیا جائے گا۔

اس اعلان کے بعد چونکہ مالی منافع کے لحاظ سے کسی اخبار کے ساتھ میرا تعلق نہیں رہا اس لئے اب میں تحریک کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اخبارات کو خریدیں اور ان سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس زمانہ میں اخبارات قوموں کی زندگی کی علامت ہیں کیونکہ ان کے بغیر ان میں زندگی کی روح نہیں پھونکی جا سکتی۔ گزشتہ زمانہ میں مخالفین کی طرف سے جو اعتراض ہوتے تھے وہ ایک محدود دائرہ کے اندر گھرے ہوئے تھے اس لئے ان کے جوابات کتابوں میں دے دیئے جاتے تھے اور ان کتابوں کا ہی پاس رکھنا کافی ہوتا تھا مگر اس زمانہ میں روزانہ نئے نئے اعتراضات اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں جن کے جواب دینے کے لئے اخباروں ہی کی ضرورت ہے اور اسی لئے ہمارے سلسلہ کے اخبار جاری کئے گئے ہیں لیکن اکثر لوگ ان کی خریداری کی طرف توجہ نہیں کرتے جس سے وہ دین کا ہی نقصان کر رہے ہیں ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے تکلیف اٹھا کر بھی ان کو خریدیں۔اگر ان اخباروں کی اشاعت دودو ہزار ہو جائے تو وہ نہ صرف اپنا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ موجودہ حالت سے بھی بہتر بنائے جا سکتے ہیں۔ بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ان کے نام یونہی وی۔پی بھیج دیئے جاتے ہیں ۔ جنہیں وصول کرنا پڑتا ہے لیکن یہ ان کی شکایت بے جا ہے۔ میں نے جبکہ اعلان کرایا ہوا ہے کہ اگر کوئی بغیر تمہارے لکھے کسی کتاب یا کسی اخبار یاکسی اور چیز کا وی۔پی کر تا ہے سوائے خریدارانِ اخبار سے اخبار کی قیمت وصولی کے، تو وہ ہر گزنہ وصول کیا جائے اور اس کی اطلاع مجھے دی جائے تو اب کسی کا اس اعلان کے ہوتے ہوئے شکایات کرنا بالکل نا درست ہے اس لئے یہ عذر نہیں کیا جا سکتا۔ پس جہاں تک ہو سکے اخباروں کی اشاعت بڑھاؤ، انہیں خریدو اور ان کے ذریعہ علوم حاصل کرو۔ اس وقت الفضل، فاروق، نور، ریویوآف ریلیجنز ، تشحیذ جاری ہیں ان کے خریدار بنو۔“

(انوار العلوم جلد 4 ص141تا143)

مرزا خلیل احمد قمر

# اخبارات و رسائل کے چند قابل غور حوالے

## سائنس لیبارٹری سرن

جاوید چوہدری نے اپنے کالم ''سرن کے درویش'' میں ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا۔

سائنس دانوں کا خیال ہے مادے کی اس دنیا کا آدھا حصہ غیر مادی ہے یہ غیر مادی دنیا ہماری دنیا میں توانائی کا ماخذ ہے یہ لوگ اس غیر مادی دنیا کو اینٹی میٹر کہتے ہیں یہ اینٹی میٹر پیدا ہوتا ہے۔ کائنات کو توانائی دیتا ہے اور سیکنڈ کے اربوں حصے میں فنا ہو جاتا ہے سرن کے سائنس دانوں نے چند ماہ قبل اینٹی میٹر کو 17 منٹ تک قابو رکھا یہ کسی معجزے سے کم نہیں تھا یہ لوگ اگر اینٹی میٹر کو لمبے عرصے کیلئے قابو کر لیتے ہیں تو پھر پوری دنیا کی توانائی کی ضرورت چند سیکنڈز میں پوری ہو جائے گی دنیا کو بجلی اور پٹرول کی ضرورت نہیں رہے گی سرن ایک انتہائی مشکل اورمہنگا پراجیکٹ ہے اور سائنسدان یہ مشکل کام 65 سال سے کر رہے ہیں۔یہ لیبارٹری دنیا کے ان چند مقامات میں شامل ہے جن میں پاکستان اور پاکستانیوں کی بہت عزت کی جاتی ہے اس عزت کی وجہ ڈاکٹر عبدالسلام ہیں، ڈاکٹر عبدالسلام کی تھیوری نے سرن میں اہم کردار ادا کیا۔ عناصر کو ٹکرانے کے عمل کا آغاز ڈاکٹر صاحب نے کیا تھا۔ڈاکٹر صاحب کا وہ ریکٹر اس وقت بھی سرن کے لان میں نصب ہے جس کی وجہ سے انہیں نوبیل انعام ملا دنیا بھر کے فزکس کے ماہرین یہ سمجھتے ہیں اگر ڈاکٹر صاحب تھیوری نہ دیتے اور اگر وہ اس تھیوری کو ثابت کرنے کیلئے یہ پلانٹ نہ بناتے تو شاید سرن نہ بنتا اور شاید کائنات کو سمجھنے کا یہ عمل بھی شروع نہ ہوتا۔ چنانچہ ادارے نے لیبارٹری کی ایک سڑک ڈاکٹر عبدالسلام کے نام منسوب کر رکھی ہے، یہ سڑک آئن سٹائن کی سڑک کے قریب ہے اور یہ اس انسان کی سائنسی خدمات کا اعتراف ہے جسے ہم نے مذہبی نفرت کی بھینٹ چڑھا دیا۔ جسے ہم نے پاکستانی ماننے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ سرن میں اس وقت 10ہزار لوگ کام کرتے ہیں ان میں تین ہزار سائنس دان ہیں یوں یہ دنیا کی سب سے بڑی سائنسی تجربہ گاہ ہے۔ یہ تجربہ گاہ کبھی نہ کبھی اس راز تک پہنچ جائے گی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات تخلیق کی تھی۔ یہ راز جس دن کھل گیا اس دن کائنات کے سارے بھید کھل جائیں گے ہم اس دن قدرت کو سمجھ جائیں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد 21مئی 2017ء)

## مذہب کے نام پر دہشت گردی

رئیس فاطمہ نے اپنے کالم بعنوان''ہماری جامعات یا انتہا پسندی کی پناہ گاہیں''کے عنوان سے لکھا۔

موجودہ دور میں جس طرح مذہب کے نام پر قتل و غارت گری ہو رہی ہے اسے دیکھ کر خوف آتا ہے۔ جب جی چاہا کسی کو بھی کافر قرار دے دیا، جس سے دشمنی یا عداوت محسوس ہوئی اس کے خلاف فتویٰ صادر کروادیا، ہر طرح کا فتویٰ نہایت آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کسی کو مسلک کے نام پر، کسی کو مذہب کے نام پر اور کسی کو توہین رسالت کا الزام لگا کر قتل کرنا اب بہت آسان ہوگیا ہے۔ ماضی میں ایسے واقعات سامنے آتے رہے ہیں کہ توہین کا جھوٹا الزام لگانے والوں کے کچھ اپنے مقاصد تھے۔ نیز یہ بھی کہ بغیر کسی تحقیق کے کسی کو قتل کردینا کیا اسلام دشمنی نہیں۔ ایسے موقعوں پر مجھے ہمیشہ مرزا یاس یگانہ چنگیزی کا یہ شعر نہ صرف یاد آتا ہے بلکہ یہ پوری شدت کے ساتھ آج کے ماحول کی عکاسی بھی کرتا ہے۔

سب ترے سوا کافر آخر اس کا مطلب کیا؟
سر پھرا دے انساں کا ایسا خبطِ مذہب کیا؟

جب جب میں نے یہ شعر اپنے کالم میں استعمال کیا، سر پھرے مذہبی جنونیوں نے ایسے ایسے SMS بھیجے بلکہ کال کرکے بھی گالیاں دیں۔ تب میں نے کہا کہ دراصل پوری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ پوری دنیا میں اسلام کو دہشت گردی سے جوڑا جا رہا ہے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے.....

اور ایک ذرا سا سچ کہنے پر جو میڈیا نے جو شور مچایا ہے وہ الگ۔ ہر چینل اپنے نمبر بڑھانے میں مصروف۔ لیکن کسی چینل میں، کسی مذہبی رہنما میں، کسی لیڈر میں یہ ہمت نہیں کہ بڑھتی ہوئی دہشتگردی میں ملوث جماعتوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرے۔ ضرب عضب کا اثر ہمیں تو نظر نہیں آتا۔ اور جب جامعات میں دن دہاڑے طالب علموں کا قتل ہونے لگے تو ہے کوئی جو ان دہشت گردوں کو پھانسی پر لٹکانے کی بات کرے جنہوں نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ہنگامہ کیا، جنہوں نے مردان یونیورسٹی میں دہشتگردی کی، جنہوں نے طالب علم مشال کو زد و کوب کیا اور جانوروں کی طرح مارا۔ یہ انسان کے روپ میں بھیڑیے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد 18جون 2017ء)

## قائد اعظم اور سمجھوتہ

معروف قانون دان ایس ایم ظفر لکھتے ہیں :-

11۔اگست کی تقریر : قائد اعظم کی گیارہ اگست کی تقریر کی کیا حیثیت ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ تقریر کہاں کی گئی اور کب کی گئی تھی ۔ یہ تاریخ کے اس موڑ پہ ہے جب ہم نے ایک دستور ساز اسمبلی میں آئندہ کا قانون اور آئین بنانا ہے۔ پھر یہ تقریر قائد اعظم نے کی جو بانی پاکستان تھے۔ ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس تقریر کی بہت زیادہ اہمیت ہو جاتی ہے۔ قائد کی دور رس نگاہیں دیکھ سکتی تھیں کہ اب کیا ہو سکتا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ انہیں یہ خطرات ضرور پیش نظر تھے کہ ہمارے لوگ ابھی تک شعور کی اس سطح تک نہیں پہنچے کہ وہ ایک تحریک کے ایجنڈے کو ایک ملک کے ایجنڈے سے مختلف سمجھ سکیں ۔ اس فرق کو بیان کرنے کی انہوں نے بڑی فصاحت کے ساتھ کوشش کی۔ یہ دوسری بات کہ ہم بعد میں آنے والوں نے اس کی الگ الگ تشریح کی۔ لیکن ان تمام تنازعات سے ہٹ کر کوئی سمجھ بوجھ رکھنے والا ذہن اس کو دیکھے گا تو اسے یہ تمام باتیں نظر آجائیں گی ۔ اس وقت کچھ بیورو کریٹس نے اس میں سے کچھ فقرے نکالنے کی کوشش کی جو شاید ان کے نظریات کے خلاف تھے لیکن اللہ بھلا کرے ڈان کے ایڈیٹر الطاف حسین صاحب کا، انہیں پتہ لگا تو انہوں نے بڑی سختی سے ان الفاظ کو دوبارہ سے شائع کرنے کا حکم دیا۔

قرارداد مقاصد:یہ قرارداد اس وقت منظور ہوئی جب لیاقت علی خان صاحب وزیر اعظم تھے اور ان کو پارلیمنٹ کا سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ قرارداد مقاصد ایک کمپرومائزڈ ڈاکومنٹ ہے، جسے قدامت پسند وں اور جدت پسندوں دونوں نے اپنی جیت سمجھا۔ قدامت پسند سمجھتے تھے کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنے سے ان کا مقصد پورا ہو گیا ، جدت پسند یہ سمجھے کہ اسمبلی اور منتخب نمائندگان پر چھوڑا گیا ہے کہ وہ آئین بنائیں گے اس لئے ان کا مقصد پورا ہو گیا۔ باقی معاملات کو بھی آپ جب پڑھتے جائیں گے آپ کو ہر پیراگراف میں یہ کمپرومائز نظر آتا جائے گا ، جس میں دونوں فریق سمجھتے رہے کہ ان کو کامیابی ملی۔ بالآخر کون جیتتا ہے یہ فیصلہ تاریخ پر چھوڑ دیں ۔ اس کے متعلق مؤرخین نے بہت کچھ لکھا ہے اور بہت کنفیوز بھی کیا ہے۔ قائد اعظم سیاسی کمپرومائز تو کرتے تھے لیکن جس کے دوررس اثرات ہوں ، وہاں سمجھوتہ کرنے سے اجتناب کرتے تھے، قائد اعظم اگر دستور ساز اسمبلی میں موجود ہوتے اور وہاں یہ معاملہ آتا، مجھے شک ہے بہت سارے الفاظ اس میں نہ ہوتے جو اس میں شامل ہوئے۔

## ہاتھ دھونے سے دماغ پرانے خیالات سے صاف

ایک تحقیق میں یہ دلچسپ انکشاف ہوا ہے کہ ہاتھ دھونے سے نہ صرف ہمارے ہاتھ صاف ہوتے ہیں بلکہ ہمارے ذہن سے پرانے خیالات بھی مٹ جاتے ہیں ۔ ٹورانٹو کے راٹمین سکول آف مینجمنٹ کے ماہرین نے یہ تحقیق کی جب کہ اس تحقیق سے پہلے یہ بات سامنے آئی تھی کہ صفائی کی وجہ سے ہمارے اخلاق پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اس تحقیق میں ماہرین نے 4عمل کئے۔ جس میں انہوں نے لوگوں کو الفاظ سے کھیلنے یا سروے کے ذریعے ان کی زندگی کے مقاصد کی جانب راغب کیا۔ پھر ان لوگوں کو اس عمل کا اندازہ کرنے کا کہا گیا یا پھر انہیں ہاتھ دھونے کا مشورہ دیا گیا۔ تحقیق میں دیکھا کہ اگر آپ کے دل میں اپنے فیصلوں کو لے کر کوئی شک و شبہات ہیں تو اسے دور کرنے کا سب سے آسان حل صرف ہاتھ دھونا ہے۔

( روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد 17جون 2017ء)

DAILY ALFAZL LONDON
(Online Edition)
ANDROID APP ON Google Play
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین،آرٹیکلز،نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں

# سی ایس ایس امتحان کی تیاری

سول سروس civil servise کا امتحان پاس کرنا ہر باصلاحیت طالب علم کا خواب ہوتا ہے۔ اس امتحان میں کامیابی کیلئے وہ سخت محنت کرتے ہیں لیکن کامیابی چند ایک کے ہی قدم چومتی ہے۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن (FPSC) کی رپورٹ کے مطابق 2016ء میں 20 ہزار 717 امیدواروں میں سے 12ہزار 176 افراد امتحان میں شریک ہوئے اور ان میں سے صرف 379امیدوار ہی تحریری امتحان میں کامیاب ہوئے جبکہ 2017ء میں 9391 امیدواروں میں سے 310 نے کامیابی کا مزہ چکھا۔

ان نتائج سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر آپ سول سروس کے امتحان میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ کو ہزاروں طلبہ سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ سول سروس کے امتحان کا اہل ہونا کوئی مشکل نہیں بشرطیکہ اگر آپ صحیح خطوط پر ا س کی تیار ی کریں۔ بہت سے طالبعلم تمام تر محنت و مشقت کے بعد بھی امتحان میں بیٹھنے کے اہل نہیں ہوپاتے کیونکہ ان کی تیاری صحیح نہیں ہوتی۔ وہ نہیں جانتے کہ کیا پڑھنا ہے اور کیسے تیاری کرنی ہے۔ محنت و مشقت اسی وقت رنگ لاتی ہے، جب اس کی سمت درست ہو ۔

اس ضمن میں سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ اس امتحان میں کامیاب ہو چکے ہیں، ان کے تجربات سے استفادہ کیا جائے۔ سی ایس ایس کا امتحان دراصل آپ کے رحجان، علمی قابلیت اور مختلف میلانوں میں آپ کے پیشہ ورانہ روّیہ کو پرکھتاہے۔ آپ کا ذہن، تفہیم اور ذہانت تیزی سے کام کرتے ہوں، آپ کوحالات حاضرہ کی خوب آگہی ہو، تبھی آپ سی ایس ایس کے امتحان کیلئے کوالیفائی کرسکیں گے۔ اس کے علاوہ آپ کو اپنے مضامین پر مکمل عبور حاصل ہو، صرف کتابی علم نہیں بلکہ اس میں تخلیق کرنے کا عنصر بھی شامل ہو، تاکہ جب آپ امتحان میں اپنے مقالے لکھ رہے ہوں تو وہ اس بات کی توثیق کریں کہ آپ کے اندر بہت سے گُن (یعنی خصوصیات) موجود ہیں۔ آئیے جانتے ہیں کہ کن مضامین پر دسترس ہونا ضروری ہے۔

## انگریزی مضمون

آپ کو10موضوعات دیے جاتے ہیں، جن میں سے کسی ایک پر آپ کو انگریزی میں2500سے3000الفاظ کا قابل فہم وجامع مضمون لکھنا ہوتاہے، یہی ایک مضمون ہے جس سے آپ کے مارکس زیادہ متاثر ہوسکتے ہیں۔ یہ مضمون آپ کے اسلوب، درست گرائمر، تخلیقی صلاحیت، خیا ل اور اظہارکو پرکھنےکیلئے لیا جاتاہے۔ یاد رکھیں، مضمون عبارتوں کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ اس میں بہت سی چیز یں ایسی ہوتی ہیں، جو پڑھنے والےکو متاثر کرتی ہیں۔ سب سے پہلے تو آپ مضمون کے خاکہ کو سمجھیں۔ اس کی تفصیلات کو دیکھیں، اس کا تعارفی پیراگراف کیسا ہوگا یا پھر اختتام کیسے کریں گےکہ وہ پورے مضمون کا خلاصہ بیان کردے۔ اس ضمن میں آپ کو تحریری قابلیت، گرائمر، ذخیرہ الفاظ اور محاورے وغیرہ کے صحیح استعمال کا مظاہر ہ کرنا ہوگا۔ اس کے لیے آپ سابقہ مضامین کا مطالعہ بھی کرسکتے ہیں۔

## حالاتِ حاضرہ

اس پیپر کے پہلے حصے میں آپ کو 20 سوالات کے صحیح جواب (MCQs)پر نشانات لگانےہوتے ہیں جبکہ دوسرے حصے میں چھ میں سے چار سوالات کے جواب تحریر کرنے ہوتے ہیں۔ اس کیلئے آپ کو روزانہ اخبارات کا مطالعہ کرنا ہوگا، ساتھ ہی ٹی وی اور ریڈیو پر خبریں سننی ہوں گی۔ تاریخی آگہی کے ساتھ ساتھ آپ کو موجودہ سماجی، ثقافتی اور مذہبی معاملات کا علم بھی ہوناچاہیئے۔

## جنرل سائنس

یہ بھی MCQs اور تحریری سوالات پر مشتمل پرچہ ہوتا ہے،جس میں روزمرہ کی سائنس جیسے گلوبل وارمنگ، آلودگی، گرین ہاؤس ایفیکٹ وغیرہ سے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ سائنسی مسائل کے ساتھ ساتھ آپ کو بائیولوجی، کیمسٹری اور فزکس کے سوالات کا بھی سامنا کرنا پڑسکتاہے۔ آپ نے میٹرک اور انٹر میں یہ مضامین پڑھ رکھے ہیں تو پھر آپ کیلئے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔

## حالاتِ پاکستان

اس پرچہ میں پاکستان میں ہونے والی سیاسی، سماجی اور اقتصادی سرگرمیوں سے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اس لیے آپ کو ان تمام سرگرمیوں پر نظر رکھنی ہے۔اس میں پڑوسی ممالک کے ساتھ تعلقات کا سوال بھی آسکتاہے۔ آپ کواس ضمن میں مطالعہ پاکستان کی کتابیں پڑھنے کی ضرورت ہوگی۔ آپ کو باقاعدگی سے اخبارات و رسائل کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

## اسلامک اسٹڈیز

یہ بھی MCQsاور تحریری سوالات پر مشتمل پرچہ ہوتا ہے۔اس کیلئے آپ کو اسلام اور اس کے اطلاق کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔ اسلامی عقائد اور اسلامی تاریخ کے موضوعات بھی اس میں شامل ہیں۔ ا س کے لئے آپ کو انٹراور بیچلر کی اسلامیات کی کتب ازبر کرلینی چاہئیں۔ آ پ میں بنیادی معلومات کے ساتھ ساتھ اسلامی نقطۂ نظر سے سماجی و سیاسی منظر کو اس کے سیاق وسباق کے ساتھ بیان کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیئے۔

## اختیار ی مضامین

اختیار ی مضامین کی ایک طویل فہرست ہے،جس میں موضوعات کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ آپ کو اپنی تیاری اور رحجان کے مطابق ایسے مضامین کا انتخاب کرنا چاہیے، جس سے آپ باآسانی امتحان پاس کرسکیں۔ پہلے آپ دستیاب مضامین کو دیکھیں، پھر ان کے کورس کا مطالعہ کریں۔ ان میں سے جو مضمون آپ کی دلچسپی کا ہو اور اس کے بارے میں آپ کو پہلے سے اچھی خاصی آگہی ہو، اسے منتخب کرلیں۔اس کا فیصلہ آپ کے انٹر یا بیچلر کے پسندیدہ مضامین کردیں گے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ 17نومبر 2019ء)

# فضائی آلودگی خوشحالی کی دشمن

ملکوں کی خوشحالی کا معیار کل ملکی پیداوار (GDP)کو سمجھا جاتا ہے۔البتہ وقت کے ساتھ ایک بات واضح ہوئی ہےکہ لازم نہیں معاشی ترقی انفرادی خوشیوں کو بھی بڑھا دے ۔اس کی متعدد وجوہ ہیں،ایک یہ کہ ملکوں کے امیر ہونے کے عمل میں ماحول متاثر ہوتا ہےمثلاً سرسبز علاقے کم ہوتے ہیں اور ہوا کا معیار کم ہو جاتا ہے۔پارکوں اور ساحلوں کی سیر کے ذہنی صحت پر مثبت اثرات کو تو ماہر نفسیات پہلے ہی تسلیم کر چکے ہیں۔اب فضائی آلودگی کے ذہنی صحت اور انسانی خوشی پر پڑنے والے اثرات زیرِ تحقیق ہیں۔شیر خواروں میں تنفس کی بیماریوں سے ہونے والی اموات جانی مانی حقیقت ہے۔عالمی ادارہ صحت کے مطابق ہر سال 70 لاکھ افراد فضائی آلودگی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔بہت سے افراد دائمی امراض کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔

اب فضا کے معیار اور ذہنی صحت وخوشی کے درمیان براہ راست تعلق کے شواہد ملے ہیں ۔یہ شواہد مختلف ممالک میں ہونے والی تحقیقات سے ملے۔ان تحقیقات میں متعدد افراد کا ایک عرصہ تک جائزہ لیا گیا ۔معلوم یہ ہوا کہ وہ جس فضا میں سانس لیتے ہیں ،اس میں آلودگی کم ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ خوش رہنے لگے۔ایک مثال جرمنی میں واقع بڑے پاور پلانٹ کی ہے۔وہاں گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کے لئے مخصوص آلات نصب کئے گئے۔تحقیق سے پتہ چلا کہ ہوا کے معیار میں بہتری سے نزدیکی آبادی زیادہ پُر مسرت زندگی بسر کرنے لگی۔

فضا اور خوشی کے درمیان تعلق تلاش کرنے کے لئے ماہرین معاشیات اور سائنس دان نئے نئے طریقے تلاش کر رہے ہیں۔مثال کے طور پر حال ہی میں چین میں ہونے والی ایک تحقیق جریدہ ’’نیچر ہیومن behaviour‘‘میں شائع ہوئی ۔اس میں 21کروڑایسے پیغامات کا جائزہ لیا گیا۔جن کے ساتھ مقام بھی درج تھا یعنی وہ’’جیو ٹیگڈ‘‘ تھےاور چین میں ٹویٹرکے مطابق ’’سیناویبو‘‘پر جاری ہوئے تھے۔چونکہ ان پیغامات کے مقام،وقت اور ان افراد کے خوش یا اداس ہونے کا پتا لگایا جا سکتا تھااس لئے ان کا تعلق فضائی آلودگی کے ساتھ جوڑ کر دیکھا گیا۔ 144چینی شہروں کے ڈیٹا کے تجزیے سےمعلوم ہوا کہ جب شہروں میں فضائی آلودگی زیادہ ہوتی ہےتو خوشی کا اظہار کم ہو جاتا ہے۔

شہروں کی فلاح عوامی پالیسی کا ایک اہم مقصد ہوا کرتی ہے۔تاہم اس حوالے سے زیادہ توجہ مادی فلاح پر دی جاتی ہے۔اب بہت سے سماجی سائنس دان زور دے رہے ہیں کہ لوگوں کی سوچ اور احساس کو فلاح کے زمرے میں شامل کرنا چاہئے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم مادی عوامل ،جیسا کہ آمدن یا جسمانی صحت کو نظر انداز کر دیں لیکن سماجی فلاح کو کلی طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ہمیں ماحولیات کی تباہی اور فضائی آلودگی میں اضافے کو فلاح کے تصور سے جوڑنا چاہئے۔اسی سے بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (آن لائن)